

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

قلندر شعور اکیڈمی کے طلباء سے خطاب 4 اپریل 2008

Acad vol 170

Track 1

Time:45:24

اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کی خلاف فرضی کرنیں والے لوگ کون ہیں ؟

...اعوذ باللہ

... بسم اللہ

... اقرباسم ربک الذی

...ربنا اتنا فی دنیا حسنہ

آپ سب حضرات کو قلندر شعور اکیڈمی کے پرنسپل صاحب نے عظیمی جامع مسجد میں اس لئے جمع کیا ہے کہ قلندر شعور اکیڈمی کے افراض و مقاصد کے بارے میں آپ لوگ آگاہ ہو جائیں ابھی میں نے قرآن پاک کی دو آیاتیں آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں پہلی آیت ہے اقرباسم ربک الذی خلق... پڑھ یا پڑھی ہے اپنے رب کے نام سے جس نے آپ کو تخلیق کیا آپ کو پیدا کیا اقرا ورب قل الذی... اور پڑھئے اپنے رب کے نام سے جو معزیز ہیں محترم سے علما بل قلم... اور جس نے آپ کو قلم کے ذریعہ علم سیکھا یا دوسری آیات کا ترجمہ ہے ربنا اتنا فی دنیا حسنہ... ہمارے رب ہماری دنیا کو اچھا کر دے و فی الاخرات حسنہ... اور ہماری آخرت کو بھی اچھا فرما دے و قینا عذاب النار... اور ہمیں عذاب ناک زندگی سے محفوظ فرما اور ہماری حفاظت فرما رسول اللہ خاتم النبیین ہیں غار حرامیں تشریف لیجاتے تھے اور اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر فرما یا کرتے تھے غور و فکر سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو تلاش کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈتے تھے اللہ تعالیٰ سے تعارف حاصل کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ کے سامنے آکر رسول اللہ سے فرمایا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا تخلیق کیا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے اپنی عنایت مہربانی اور کرم سے تمہیں علم سیکھا یا قلم کے لئے میں اس عنایت میں انسان کی فضیلت اس بات پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے کہ وہ علم جانتا ہے اور علم بھی وہ جانتا ہے جس علم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تعارف حاصل ہو تا ہے آدمی اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے علم کی

صورت حال سدہ آپ سب لوگ واقف ہیں ایک علم یہ ہے جو ہم دنیا داری کو درست طریقہ سے گزارنے کے لئے سیکھتے ہیں مثلاً یہی علم ہے آپ ابتدائی کلاسوں میں بچوں کو نرسری کلاس میں داخل کرتے ہیں پھر لائبریری پاس کرتے ہیں پھر میٹرک ہوتی ہے پھر

Phd, Ma, Ba, Fa

وغیرہ وغیرہ لیکن یہ سارے علوم سیکھنے کے لئے بھی سیدنا حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کسی نے چین میں علم ملا تو چین چلا جائے اور وہاں جاکر علم سیکھو تو علم کی افادیت اور فضیلت چاہے دین کا ہو، چاہے دنیا کا اور رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق علم کی فضیلت ہے لیکن ایک علم وہ ہے جو علم اللہ بند کو سیکھا تا کہ اللہ اپنے بندوں کو سیکھا تا کہ فرشتوں کے ذریعہ، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ، اولیاء اللہ کے ذریعہ، اور ایک علم جو ہے بند بندوں کو سیکھا تا کہ میں جو علم بند بندوں کو سیکھا تا کہ میں اس علم کو ہم علم حصولی کہتے ہیں یعنی وہ علم جو کاغذ قلم کے ذریعہ، استاد شاگرد کے ذریعہ سیکھا جاتا ہے لیکن وہ علم انسانوں کا بنا ہوا علم ہوتا ہے جیسے آج کا سائنس ہے

Maths

ہیں اور بہت سارے علوم جو آج رائج ہیں یہ انسانوں کے بنائے ہوئے علم ہیں یہ بات اپنی جگہ ہم کہہ سکتے ہیں انسانوں کو بھی یہ علم کی روشنی اللہ کی طرف سے ہی ملی ہے لیکن ایک علم وہ ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ سیکھا دے ہے اب اس کے طریقہ میں فرشتوں کے ذریعہ، خود اللہ تعالیٰ سیکھا دیں فرشتوں کے جو سیکھے ہوئے پیغمبر ہیں ان کے ذریعہ، پیغمبروں نے جن لوگوں کو سیکھا یا ان کے ذریعہ جنہیں ہم اولیاء اللہ کہتے ہیں تو علم کی دو صورتیں ہمارے سامنے آئیں ایک علم وہ ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے فرشتوں سے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بنائے ہیں جن فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہے پیغمبروں کے ذریعہ، صحابہ اکرام کے ذریعہ، اولیاء اللہ کے ذریعہ سیکھا جائے گا تو دو علم کی صورتیں ہمارے سامنے آئیں ایک علم وہ ہے جو دنیا داری کے کام آتا ہے جیسے آپ میٹرک کر لیں نوکری مل جائے گی آپ بی ای کر لیں نوکری مل جائے گی بی ایٹ کر لیں اسکول کی ملازمت مل جائے گی وغیرہ وغیرہ اور ایل علم وہ ہے جو بند کو اللہ سے متعارف کرتا ہے اور بند کو اللہ سے قربت عطا فرماتا ہے اور بند کو اللہ کے محبوب بندوں سے قریب کرتا ہے اور بند کے اس دنیا میں بھی کام آتا ہے اور مرنے کے بعد بھی کام آتا ہے مثلاً

Maths

پڑھ لیا تو

Maths

آپ کی اس دنیا میں کام آئے گا آپ کاروبار کریں گے حساب کتاب میں چاہئے، ملازمت کریں گے اس میں چاہئے، لیکن یہ

Maths

مرنے کے بعد آپ کے کام نہیں آئے گا آپ یہاں دوکان کر لیں تو مرنے کے بعد دوکان کا کوئی تصور ہی نہیں ہے، آپ یہاں ملازمت کر لیں تو مرنے کے بعد ملازمت کا کوئی تصور ہی نہیں ہے آپ یہاں دوکان یا فیکٹری کھول لیں تو مرنے کے بعد دوکان اور فیکٹری کا کوئی تصور ہی نہیں ہے تو اب علم کی دو صورتیں ہو گئی ایک وہ ہے جو دنیا میں کام آتا ہے دنیا کو اچھا کرتا ہے اور ایل علم جو دنیا و دین دونوں میں کام آتا ہے دینا اتنا ہی دنیا حسنہ... کے وہ علم دونوں جگہ کام آتا ہے دنیا میں بھی کام آتا ہے دنیا میں کیا کام آتا ہے الا انا ہو اولیاء... کے اللہ کے جو دوست اللہ کا علم سیکھ لیتے ہیں اللہ کا دوست وہ نہیں ہو گا نہ جو اللہ کے وہ سیکھ لے گا ان کے اندر سے خوف اور غم دونوں نکل جاتے ہیں الا انا ہو اولیاء اللہ الا خوف... اولیاء اللہ کی کیا تعریف ہو گی وہ اللہ کا دوست ہے دوست کی کیا تعریف ہو گی جو دوست کو جانتا ہو جو دوست سے قربت رکھتا ہو، جو دوست کی پسندیدہ باتوں کو قبول کرتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو، دو دو علم ہو گئے ایک حصولی علم ہو گیا ایک حضوری علم ہو گیا حصولی علم کے لئے بالکل یہ ضروری نہیں ہے آپ بی اے کر لیں کوئی ضروری نہیں ہے آپ کا ملازمت مل جائے آپ انجینئر ہو جائیں بالکل ضروری نہیں ہے انجینئر کو آپ ضروری نوکری مل جائے مل بھی سکتی ہے نہیں بھی مل سکتی ہے بھی ہو سکتا ہے کہ ملازمت سے آپ کا فارغ کر دیا جائے اور دوسرا علم جو اللہ کا علم ہے، فرشتوں کا علم ہے، پیغمبر علیہ السلام کا علم ہے، سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ہے، تو جب ہم یہ سیکھ لیتے ہیں تو اس کا فائدہ ہمیں یہاں بھی ہو تا ہے اس دنیا میں بھی ہمیں فائدہ ہو تا ہے اور آخرت میں بھی فائدہ ہو تا ہے دنیا میں کیا فائدہ ہو تا ہے ہمیں سکون ملتا ہے ہمارے اندر سے ڈر اور خوف نکل جاتا ہے ہمارے اللہ سے دوستی ہو جاتی ہے اللہ ایک بادشاہ سے دوستی ہو جائے کسی کی دنیا کی فاقہ بھی مل جاتی ہے اب اللہ سے دوستی بادشاہوں کا بادشاہ تو دنیاوی جو پریشانیاں ہیں وہ ظاہر ہو جائیں گی آپ اللہ کے دوست بن جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نہ خود ہی فاصلہ فرما دیا کہ اللہ کے دوستوں کا خوف اور غم نہیں ہو تا دنیا کے علم میں آپ کو نوکری تو مل جائے گی لیکن غم اور خوف سے آپ کا نجات نہیں ملے گی جتنا زیادہ ہی دنیا کے علوم حاصل کر لیں گے اتنے ہی زیادہ آپ کے اوپر خوف اور غم کا غلبہ زیادہ ہو جائے گا، ملازمت چھوٹنے کا خوف اور اگر ملازمت چھوٹ گئی تو اس کا غم یہ ایک سلسلہ ہے پورا الاکھوں پریشانیوں کا اور غم کا یعنی جب اللہ کا کوئی دوست

بن جا تا تو اس کو نہ خوف ہو تا نہ غم ہو تا اور جب زندگی میں
 ایسے خوف اور غم نکال لیا گیا سوائے سکون کے، سوائے خوشی کے، راحت
 کے، آرام کے، آسائش کے، کچھ کئے کے کیا دولغا ہی نہیں ہے اللہ کا علم
 سیکھنے سے سکون ملتا ہے اب ایک آدمی ہے اللہ کا دوست ہے اب اس کی
 روزی تنگ ہو گئی تو روزی تنگ ہو نہ میں اس سے ظاہر ہے اسے سکون تو نہیں
 ملا گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دوست پر کبھی روزی تنگ ہوتی ہی
 نہیں ہے روزی تنگ ہو گی تو پریشانی کھڑی ہو جائے گی اللہ کے پیغمبر
 دوست کو تو پریشانی نہیں دے دیتے کسی چیز کے ضائع ہو نہ کا غم ہو تا ہے اللہ
 کے دوست کو غم نہیں ہو تا تو اس کی کوئی چیز بھی ظاہر نہیں ہوتی اگر کو
 ئی چیز اس سے الگ ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے بھئی اللہ کی چیز تھی اللہ نہ لے
 لی ہے اللہ کی امانت تھی اللہ نہ لے لی ہے مجھے اور دے گا تو علم کی دو
 صورتیں آپ کے سامنے ہیں ایک علم دنیاوی جس کو حصولی علم کہتے ہیں
 اور ایک علم دین کیا دینی جس میں آپ کی دنیا بھی شامل ہے اور آپ کی آخرت
 بھی شامل ہے تو یہ جو سلاسل ہیں سارے چشتیہ قادریاں سہیوندیاں، رشتینیہ
 عظیمیہ ان کے جو بزرگ ہیں انہوں نے جتنی بھی تعلیمات پھیلائی ہیں وہ سب
 کی سب وہی تعلیمات ہیں جو اللہ کی قربت سے تعلق رکھتی ہیں جو اللہ سے
 قریب کرتی ہیں جو بندہ کو اللہ کا دوست بناتی ہے اب اتنا بڑا بادشاہ اللہ آپ
 آپ اس کے دوست ہو گئے تو آپ کا کہہ گا غم ہے بھائی اتنا بڑا اللہ ساری کائنات
 کو چلا رہا ہے اربوں، کھربوں، سلبوں سب روٹی کھا رہے ہیں آپ کی روٹی
 کیسے پہنچے گی بھئی قربت ہوتی ہے دل میں حضوری سے قربت حاصل ہوتی
 ہے جس طرح اور سلاسل ہیں بہت سارے اسی طرح سلسلہ عظیمیہ بھی
 سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اعلیٰ کے مطابق قائم ہوا اور اس
 سلسلہ کا مشن ہی یہ ہے کہ علم کی اہمیت اجاگر کی جائے ظاہر کی جائے
 علم حصولی اس لئے ضروری ہے کہ آپ حیوان سے انسان بن جائیں اور علم
 حضوری اس لئے ضروری ہے کہ آپ کی ساری دنیا پر فقیرت قائم ہو جائے
 یہاں کی وہاں بھی آسمانوں میں بھی سلسلہ عظیمیہ نہ سیدنا حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کا منشا اور ارشاد کے مطابق حضور قلندر بابا اولیاء نے تعلیمات
 کو عام کیا سارے سلسلوں نے کیا مختلف طریقوں سے اب یہ آسانی طریقہ ہے
 اس سے بہت زیادہ لوگ اس میسر ہو گئے تو انہوں نے بھی عظیمیہ سلسلہ والے نہ
 علم کا ایک سلسلہ قائم کیا ہے اب اگر وہ تعلیمات حاصل کر لی جائیں تو ظاہر
 ہے آپ کو اللہ کی دوستی کا شرف حاصل ہو تا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہے اس کے
 حق بھی پورا کر دیں آپ سب کو اس لئے بلا یا ہے ایک تو ہونا ہے بیت کے آپ
 بیت ہو گئے فارم بھر دیا بھئی ہم مرید ہو گئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے مرید
 ہو گئے چلو ٹھیک ہے آپ سے وابستہ ایک شخص ہے آپ اسے نیک سمجھیں اللہ
 اسے نیک کرے اصل چیز جو ہے اس شخص کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا علم ہے یوں
 آپ سیکھیں مرید ہو گئے کیا فائدہ ہوا بھئی مرید ہو گئے چلو ٹھیک ہے بات تو یہ

آپ ایک اسکول میں داخل ہو گئے کبھی اسکول پڑھنے ہی نہیں گئے تو آپ کو بے وقوف کہا جائے گا یا عقل مند کہا جائے گا؟ کیوں بھئی...؟ اب اسکول میں داخل بھی ہو گئے اور پڑھنے بھی نہیں جا رہے تو سلسلہ عظیمیہ میں داخلہ کا سب سے بڑا مقصد اور منشا یہ ہے کہ ناچائے کے سلسلہ عظیمیہ کی جو تعلیمات ہیں روحانی وہ آپ سیکھ لیں اب روحانی علوم سیکھنے کے لئے آداب ہیں اب دیکھیں آپ اپنے بچوں کو اسکول میں داخل کرواتے ہیں اس کی ایک یونیفارم ہوتی ہے کتابیں ہوتی ہیں، کاپیاں ہوتی ہیں، یونیفارم ہوتی ہے، فیس ہوتی ہے، اسکول میں بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہوتی ہیں، ساری ضروریات اگر پوری نہ ہو تو آپ دنیا میں علم بھی نہیں سیکھ سکتے اسکول ہوئے نہیں کہ ان سے آگئی تعلیمات اسکول اس میں ٹیچر نہ ہو آپ کہیں اس علم سیکھ لیں گے اسکول ہو آپ فیس نہ دیں تو کون داخل کرے گا اسکول میں تو یہ ضروریات ہیں ہر چیز کی آپ گھر بنا نا چاہتے ہیں اینٹیں ہی نہ ہوں گھر کہیں اس سے بن جائے گا، نقشہ ہی نہ پاس کروائیں گھر کہیں اس سے بن جائے گا، سمنٹ نہ ہو لوہا نہ ہو گھر کہیں اس سے بن جائے گا، تو سلسلہ میں محض اس لئے داخل ہونا جیسا کہ مرید ہو گئے کل کو جیسا کہ ہماری دنیا بھی اچھی ہو جائے گی اور دین بھی اچھا بھئی کیسے ایک آدمی سلسلہ میں داخل ہو گیا اس نے کوئی نماز ہی نہیں پڑھی، روزہ ہی نہیں رکھا تو کیا اس کی آخرت اچھی ہو جائے گی محزمزیدوں نے کیوں بھئی...؟ ہو جائے گی...؟ نہیں ہو گی بھئی ایک آدمی اسکول میں داخل ہو گیا کبھی کلاس میں بیٹھا ہی نہیں حاضری ہی نہیں لگی کیا وہ میٹرک ہو جائے گا؟ وہ اگر بیس سال بھی اسکول میں پڑا رہے گا تو میٹرک نہیں ہو گا تو آپ حضرات اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اس کے پیچھے جو آپ کا مقصد ہے آپ کو پتا ہے ناچائے کے وہ کیا ہے آپ لوگوں نے جو فارم پڑھے ہیں بیت کے فارم اس میں تین خانے لکھے ہوئے ہیں آپ بیت کیوں ناچاہتے ہیں؟ دنیاوی غرض کے لئے، کشمکش کلامات کے لئے، ناواری کے لئے کیا اللہ کے کچھ جاننے کے لئے ہر شخص یہی لکھتا ہے کہ اللہ کو جاننے کے لئے بیت ہو رہے ہیں اور اگر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ میں تو دنیا کے ابدو مقاصد کے لئے ہو رہا ہوں تو ایسا کوئی آدمی ابھی تک بیت ہوا نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے آپ نے فارم بھر کے اس بات کا معائنہ کیا ہے اپنی روح سے کہ ہم روحانی علوم سیکھنے کے لئے بیت ہوئے ہیں روحانی علوم اس لئے سیکھنے کے لئے بیت ہوئے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی شفات کے متمنی ہیں روحانی علوم ہم اس لئے سیکھنا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ سے ہمیں قرب حاصل ہو میں اس بات کا علم ہوں کہ فرشتہ کیا ہیں میں اس بات کا علم ہوں کہ جنات کیا ہیں میں اس بات کا علم ہوں کہ دوزخ کیا ہیں میں اس بات کا علم ہوں کہ جنت کیا ہیں، میں اس بات کا علم ہوں کہ ہم جنت میں کیسے جا سکتے ہیں، میں اس بات کا علم ہوں کہ ہم دوزخ سے کیسے بچیں اس لئے آپ حضرات بیت ہوں پھر بھی آپ کچھ اگر اس میں کوئی شک ہو شبہ ہو اپنا فارم نکل وائیں اور عام فارم

لیں اس میں آپ کو تین خانہ ملیں گے آپ بیت کیوں نہ ناچائیں؟ میں؟ دنیا
 وی غرض و مقاصد کے لئے، کشمو کلامات کے لئے، یا اللہ کو جاننے کے لئے؟ آپ
 لوگوں کو یاد دلا لکھا ہوا ابھی اگر آپ نہ اس میں لکھا میں اللہ کو اللہ کے
 رسول کو جاننے کے لئے ان سے قربت کے لئے بیت نہ نا چائیں تو تب آپ لوگوں
 کو سلسلہ میں داخل کیا گیا اور نہ منا کر دیا گیا آپ نہ ایک اگریمنٹ کیا
 معائدہ کیا ہم سلسلہ میں اس لئے داخل ہو رہے ہیں کہ ہمیں اللہ کا
 جاننا فرشتوں کو جاننا جنات کو جاننا رسول اللہ کی تعلیمات پر
 عمل کرنا ہمیں دوزخ سے بچنا ہمیں جنت میں جانا ہے بھئی اس
 لئے تو آپ نہ بیت کی یا اور کوئی غرض بتائیں اگر کوئی اور غرض تو فارم
 آپ کا نا منظور کر دیتے تھے نہ میں بھئی نہ میں دنیا کے لئے آپ کسی اسکول میں جا
 ئیں وہاں کے گے جی میں تو لو ہمارے کام سیکھنے کے لئے داخل نہ نا چائیں تو
 تو اسکول والے کیا کہیں گے کہ لو ہمارے کام یہاں نہ میں سیکھا یا جاتا آپ کے
 جی میں درزی کا کام سیکھنے کے لئے ہائی اسکول میں داخل نہ نا چائیں تو ہو
 کے گا بھئی ہائی اسکول میں تو درزی کا کام نہ میں سیکھا یا جاتا کوئی اور استاد
 پکڑو آپ نہ جب یہ فارم بھر دیا کہ ہم روحانی علوم سیکھنے کے لئے بیت نہ نا
 چائیں میں تو آپ بتائیں آپ کی ڈیوٹی کیا بنی...؟ کیا بنی آپ کی ڈیوٹی بتائیں
 ...؟ کیا بنی ڈیوٹی آپ کی...؟ میں بھئی کیا ڈیوٹی بنی...؟ میں زور سے بولو یا
 کیا ہوا... روحانیت سیکھنے کے لئے نہ اگر آپ معاذ کیا آپ نہ جب روحانی علوم
 سیکھنے کے لئے معاذ ہو گیا نہ دستخط کر دیا آپ نہ اگر آپ روحانی علوم نہ
 سیکھیں تو اب یہ معاذ کے خلاف فرضی ہوئی یا نہیں؟ کیوں بھئی...؟ اب
 جب آپ بیت نہ میں تھے آپ نہ معاذ نہ میں کیا تھا آپ جانے اللہ جا نہ اب آپ بیت
 بھی نہ ہو گئے دستخط بھی کر لیا معاذ بھی کر لیا اب اس معاذ پر آپ عمل
 نہ میں کر رہے اب آپ یہ بتائیں کہ بیت نہ سے آپ کا فائدہ ہوا یا نقصان نہ
 اکیا ہوا تو آپ کیا اپنا نقصان کرنے کے لئے بیٹھ ہوئے ہیں اب بیت نہ کے بعد
 کیا چائیں آپ کو ایک تو یہ چائیں جو اسباق آپ کے لئے اسباق پڑھنا بھی تو علم
 سیکھنا نہ بھئی اسکول میں آپ جائیں گے داخل نہ ہو نگے تو اسکول والے بھی
 تو کچھ پڑھائیں گے نہ آپ وہ علوم نہ پڑھیں موم ورق نہ کریں اسکول والے کتنے
 دن رکھ گے آپ کو اسکول میں کتنے دن رکھ گے؟ کتنے دن رکھ گے اسکول
 والے...؟ بھئی نہ تو آپ اسکول جارہے ہیں نہ پڑھ رہے ہیں نہ موم ورق کر رہے
 ہیں تو اسکول والے کتنے دن رکھ گے آپ کو...؟ نہ میں رکھ گے نہ تو اب سلسلہ
 میں داخل بھی نہ ہو گئے آپ نہ معاذ بھی کر لیا اور دستخط بھی کر دیئے اب علم
 نہ میں سیکھ رہے آپ یہ تو بہت بڑا اگر آپ غور کریں یہ تو بہت بڑا عجیب بات
 ہو گئی آپ معاذ کی خلاف فرضی کر رہے ہیں اللہ کے ساتھ اس سے یہ بہتر
 ہے آپ بیت نہ ہو اس سے یہ زیادہ بہتر تھا کہ آپ نہ معاذ نہ تو نہ میں کیا نہ
 کم از کم اب جب آپ نہ فارم بھر دیا اور اس خانہ میں آپ نہ ٹیک لگا دیا بھئی
 میں اس اسکول میں اس لئے داخل ہو رہا ہوں میں اس لئے بیت نہ ہو رہا ہوں

ن ک میں نہ اللہ کو جاننا میں اللہ کے پیغمبروں کو جاننا میں نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا اب آپ نہ دستخط کر دئیے کیا ہوا معاہدہ ہی ہو گیا نہ یہ تو آپ اللہ کو نہیں جانتے رسول اللہ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے اس کو بھی نہیں سیکھتے تو اب آپ معاہدہ کے خلاف فرجی کر رہے ہیں یا معاہدہ کی پازداری کر رہے ہیں زور سہ بتائیں اب خلاف فرضی کا انعام ہوتا یا سزا ہوتی ہے تو آپ کر کیا رہے ہیں بھئی... اس سہ یہ بڑتر نہیں تھا آپ بیت نہ ہوتے مطلب خلاف فرضی تو نہ ہوتا آپ نہ لکھ کر دیا دستخط کر لیا کہ میں بھی نہ سلسلہ میاس لئے داخل ہوا رہا ہوں کہ میں رسول اللہ کو جانو بگا ان کو پہچانوں گا اللہ کو جانو بگا، ان کو پہچانوں گا، اللہ کا عرفان حاصل کروں گا، اللہ کی کتاب سہ واقفیت حاصل کروں گا فرشتوں کا پتا کروں گا وہ کیا ہیں وہ سب لکھا ہوا ہے اب اس کی وعدہ خلافی ہو رہی ہے اب یہ بتائیں آپ بالکل ایمانداری سہ کہ آپ کو فائدہ ہو گا یا آپ گھاٹ کا سودا کر رہے ہیں جی... تو یہ آپ سب لوگوں کو اس لئے اکٹھا کیا گیا کہ کیوں کہ آپ سلسلہ میں داخل ہو گئے اللہ نہ آپ کو یہ سعادت عطا فرمائی اس کے پیچھے یہ بھی ہے اگر رسول اللہ سہ محبت نہ ہوتی، عشق نہ ہوتا، جذبہ نہ ہوتا تو آپ سلسلہ میں آتے ہی نہیں اس سلسلہ میں وظیفہ تھوڑی مل رہا ہے آپ کو لیکن آپ نہ سلسلہ کی تعلیمات حاصل نہیں کی تو پھر یہ معاہدہ کے خلاف ہو گیا یہاں تو دنیا میں تو کوئی نہیں پوچھ رہا ہے آپ کو اللہ تو پوچھے گا نہ بھئی تم کو کہ کس نہ تھا تم مرید ہو کیوں کسی نہ کہ تھا کسی نہ جا کر خویشامد کی تھی آپ کی یا کوئی کسی نہ ڈرایا تھا یا کسی نہ آپ کو لالچ دیا تھا کہ بھئی تم مرید ہو جاؤ تم کروڑ پتی ہو جاؤ گے ایسی تو کوئی بات نہیں ہے جب آپ نہ معاہدہ کیا تو یہ معاہدہ کس کے ساتھ ہوا بھئی... اللہ کے ساتھ ہوا تو اگر آپ نہ روحانیت نہیں سیکھی یہ معاہدہ کے خلاف فرضی ہے اب بجائے اللہ تعالیٰ معاف کرے، بجائے جزا کے یہ تو ہم سزا کا کام کر دیا مہربانی فرما کر سلسلہ میں داخل ہو گئے یہاں اسباق کی بھی پابندی کعبین کوئی اسباق مشکل نہیں ہے تو اگر اس میں نماز کی پابندی کی جارہی ہے تو وہ بھی پابندی کریں اب سب سہ بڑی بات یہ ہے کلاس آپ نہ کیونکہ کلاس کے بغیر کوئی علم آتا ہی نہیں ہے یا آتا ہے؟ آتا ہے...؟ کلاسوں کے بغیر کوئی علم آتا ہے اگر آپ کڑھائی کا کام سیکھیں وہ بھی کلاس لے گا آجا بھئی کس طرح پکڑیں اس طرح پکڑیں وہ بھی سیکھا ہے گا لوہار کا کام سیکھیں اس کا بھی شاگرد بھی ہونگے لوہار کا کام سیکھنے نہ جائیں لوہار کے پاس یا جاتے رہے وہ نہ پکڑیں تھوڑا ہاتھ میں کبھی بھی نہیں سیکھ سکتے اب یہ آپ سب حضرات کو اس لئے آپ کے جو اکیڈمی کے پرنسپل صاحب ہیں بیگ صاحب انہوں نے آپ کو اس لئے جمع کیا ہے کہ بھئی جب آپ نین ایک معاہدہ کیا ہے اس معاہدہ کی پازداری کرو اور علم سیکھو خالی بیت ہو نہ سہ کوئی فائدہ نہیں ہے میں تو کہتا ہوں کوئی فائدہ نہیں ایسے ہی خاماخان آپ نہ

معاذؑ کر لیا اور یہ معاذؑ کی خلاف فرضیؑ و رہیؑ اس سے یہ بتر نہیں تھا کہ بھئی آدمی بیت ہی نہ ہوؑ کیوں بھئی آپ سے زبردستی تو نہیں کی کسی نہ کہ بھئی ڈنڈا ماروں گا ورنہ تم عظیمی بن جاؤؑ نہیں کی نہ کسی نہ بھئی اس کے لئے آپ وقت نکالیں کلاسیں لیں اچھا اب ایک اور بات اللہ الحمد للہ سلسلہ عظیمیؑ آپ کو فری کلاسیں دے سکتا اللہ کا بہت بڑا کرم ہے آپ کے فری پڑھائیں گا بھئی اور روٹی بھی کھلا دے گا اللہ کی دی ہوئی سعادت اگر آپ چاہیں تو کرایہ بھی دے دیں گے لیکن کیا ہوا گا علم کی قیمت نہیں لگے گی دیکھئے جتنا اسکول کی بڑی فیس ہو تی ہے وہاں لوگ زیادہ تمنا کرتے ہیں تمنا کرتے ہیں کہ میں یہاں داخلہ مل جاؤں اب ایک اسکول ہے اس کی فیس تین سو روپے وہاں کوئی جاتا ہی نہیں ہے اور جاتا ہے تو پڑھ کے ہی نہیں دیتا اور ایک اسکول ہے اس کی فیس تین ہزار روپے وہاں سفارشیں کرواتے ہیں لوگ اور داخلہ بھی آپکے سامنے ہے تو جب تک آپ کسی چیز کی ویلیو نہیں لگاؤ گے قیمت نہیں لگائیں گے اس وقت تک کوئی چیز آپ کے لئے کم رہے گی بھئی ایک چیز آپ کو مفت مل جائے ایک چیز آپ محنت مزدوری کر کے تنخواہ سے لیں کس کی قیمت زیادہ ہو گی؟ کس کی قیمت زیادہ ہو گی؟ ایک چیز مفت میں مل گئی اور ایک چیز آپ نہ محنت مزدوری کر کے خود خرید لی قیمت کس کی زیادہ ہو گی... میں...؟ جو خریدی ہے اس میں آپ نہ پیسہ خرچ کیا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرمائے ہیں الا حب... ہمارے بندے جو اللہ کی محبت میں خرچ کرتے ہیں یتیموں میں اور مسکینوں میں تو بھی اللہ کو کیا ضرورت ہے تم ہمارے پیسے لینے کی اللہ تو نہ کھا تا ہے نہ پیتا ہے نہ اللہ کو زکوٰۃ کی کیا ضرورت پڑی بات یہ کہ کیونکہ انسان پیسہ سے کسی چیز کی قیمت لگاتا ہے اس لئے اللہ بھی کہتا ہے پیسہ خرچ کرو یعنی کہ زکوٰۃ دمجہ زکوٰۃ اللہ میاں کو کیوں کیا وہ روٹی کھا رہے ہیں حج کرو بھئی اللہ میاں کیا فرشتے کم ہیں بھئی نہ جائیں مسلمان اللہ کے کرے اللہ نہ کرے لیکن اگر فرض کرو وہاں لوگ کم ہوں تو وہاں تو وہ حدیث میں آیا ہے ہر وقت فرشتے ہوتے ہیں یہ کسی چیز کی قیمت لگا نہ کہ لئے پیسہ بھی چاہئے یہ ضروری نہیں آدمی ننگے بھوکے ایک بھی پیسہ چاہئے؁ اب بھی اگر تم مفت میں پڑھو گے تو بھئی عربی مدرسہ کھولے ہوئے پیخوب روٹیاں ملے گی وہاں میں نہ مٹا کر تا وہاں جاکر داخلہ لوؑ تو اس علم کی جو قیمت تو کوئی نہیں ہے تو بالکل کوئی قیمت نہیں ہے تو انسان پیسہ کی قیمت لگا تا ہے اس میں آپ اپنے اسکول کو مالی اعتبار سے مستحکم کریں اس میں اچھی اچھی کاپیاں بھی لیں کتابیں بھی خریدیں کاغذ ایک پھٹا پرانا اور اچھا کاغذ لیں قلم لیں بہترین لباس پہنیں جیسے اسکول کے یونیفارم ہو تے بیاب اپنے اسکولوں کے یونیفارم کیوں نہیں بناتے بھئی...؟ کتنا اچھا لگے گا میرے بیٹیاں میرے بچیاں سفید روٹے اوڑیں شلوار قمیض جو بھی ہے اس کا ایک یونیفارم بنا لیں بچے ہیں میرے سب بچے ہیں کہ بھئی واسکٹ بنا لیں جو بھی ہے جب ایک یونیفارم میں جب آپ سب

لوگ پڑھیں گے آپ کا خود بھی ذہن ہو گا اور پھر دوسری یہ کہ جب لوگ دیکھیں گے وہ اسکول سے یونیفارم سے عورتوں کا الگ سے بچوں کا الگ سے لڑکوں کا الگ سے تو اس سے یہ ہو گا کہ دوسرے لوگوں کو بھی یہ پتا چلا گا روحانیت بھی کچھ ہے یہ پھٹ پرانے کپڑے کا مطلب روحانیت نہیں ہے وہ پھٹ پرانے کپڑے روحانیت کی نشانی ہے کہ ان میں بتائو...؟ پڑے پیر صاحب بتائو انہوں نے کب پھٹے کپڑے پہنے ان کا تو یہ حال تھا ایک کوئی آدمی کپڑا بوند کر لایا بادشاہ کو پیش کیا اس نے بادشاہ نے کہہ دیا تو اسے تکلیف ہوئی اس نے ایک امید قائم کر لی تھی خیر وہ وہاں سے اٹھا بادشاہ کے پاس سے وہ بڑے پیر صاحب کے پاس چلا گیا حضرت شیخ عبد القادری جیلانی کے پاس وہاں انہوں نے کہہ دیا لو اس نے کہہ دیا میں بادشاہ کے پاس گیا تھا تو انہوں نے اس کا کرتا سلوا لیا جو کپڑا بادشاہ نے میں خرید سکا وہ بڑے پیر صاحب نے خرید لیا اس کا کرتا بھی بنا لیا اور جب وہ کپڑا کاٹا گیا تو وہ کپڑا کم پڑ گیا تو دامن کے پاس سے کپڑا کم پڑ گیا تو انہوں نے کہہ دیا اس میں کوئی جوڑ لگا دو اس میں کہہ دیا حضور یہ تو کپڑا کم پڑ گیا انہوں نے کہہ دیا اس میں کوئی جوڑ لگا دو اس میں جوڑ لگ گیا تو بادشاہ کو جب پتا چلا کہ بڑے پیر صاحب نے وہ کپڑا خرید لیا جو بادشاہ نے میں خرید سکتا تھا وہ ناراض ہو گیا میں یوں کروں گا میں ویوں کروں گا جیسے بادشاہ کی عادت ہو تی ہے وزیر بڑا ہو شیار تھا انہوں نے کہہ دیا ایسا نہیں کرنا سلطنت ختم ہو جائے گی میں جا کر پتا تو کروں کیا ہوا کس طرح ہوا کیسے انہوں نے خرید لیا کپڑے کو جو بادشاہ نے میں خرید سکا خیر اس نے سمجھا یا ومجھا یا اب وزیر صاحب گئے وزیر صاحب گئے تو اتفاق سے بڑے پیر صاحب کرتا پہنے بیٹھے تھے تو انہوں نے پوچھا بھئی انہوں نے دے دیا میں نے خرید لیا جتنے پیسے اس نے مانگے میں نے دے دیئے پھر وہ دیکھا تو جوڑ لگا ہوا تھا بہت زیادہ قیمتی کپڑے پر اچھا ہی کپڑا ہوگا بر حال جوڑ لگا ہوا تھا تو انہوں نے کہہ دیا بھئی یہ جوڑ کیا ہے انہوں نے کہہ دیا بھئی یہ کپڑا کم پڑ گیا تھا جب ان سے کہہ دیا حضور کپڑا تو کم پڑ گیا تو انہوں نے کہہ دیا کسی کپڑے کا جوڑ لگا دو بس وہاں سے وہ اٹھ گیا اور بادشاہ کے پاس گیا کہ ان کو نہیں چھیڑنا تمہاری سلطنت خراب ہو جائے گی اس نے کہہ دیا میری سلطنت کیسے ختم ہو جائے گی کہہ دیا میں بھئی سلطنت اس لئے ختم ہو جائے گی اتنا قیمتی کپڑا ایک تو خرید لیا انہوں نے جب اس نے کہہ دیا بادشاہ نے میں خرید سکا اس نے کہہ دیا وہ گا میں لوٹ گیا کہہ دیا وہ گا نہ ایک تو کپڑا خرید لیا اور دوسرا یہ انہوں نے اس کپڑے میں ایک معمولی کپڑے کا جوڑ لگا دیا اس کا مطلب یہ ہے ان کے ذہن میں کپڑے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس بندے کی ضرورت پوری کرنے کی اہمیت تھی اس لئے خرید لیا تو اجس بندے کے ذہن میں دنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے تمہاری سلطنت ختم ہو جائے گی اگر تم نے گڑبڑ کی علم جو علم ایک علم دنیا داری کا ہے اس دنیا داری کے علم کو سوائے دنیا کے کچھ نہیں آتا آدمی دھکے کھا کر پھر تاہم نوکری کر لوں یہاں سے نوکری چھوڑ کر وہاں لوں اب بوس ناراض ہو گیا اب ایک علم ہے اللہ تعالیٰ کا علم تو دنیا کا علم سیکھنے سے فرشتے آپ

کہ طادہ نہیں ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم سیکھنے سے فرشتہ طادہ ہو جائے میں
 بھئی اس علم کی قیمت بھی تو لگائو پھر اب میں نہ کامران صاحب سے کہہ رہا
 تھا میں تو اگر یہ لوگ فیس نہیں دے سکتے چلو مفت پڑھاؤ لیکن مفت کی کوئی
 اہمیت ہی نہیں ہو تی الحمد للہ... اللہ تعالیٰ نہ میں نوازے بہت کم آپ
 کو کھا نا بھی کھلا دینگے اپنے پاس سے کیا کہتے ہیں اللہ کا بڑا انعام ہے آپ سب
 لوگ مل جل کر یونیفارم بھی سیلیں گے کتابیں بھی مفت دیں دے گے فیس بھی
 نہیں لیں گے لیکن کیا ہو گا بھئی کیا ہو گا...؟ اہمیت نہیں ہو گی علم کی
 اہمیت نہیں ہو گی جس اسکول کی زیادہ فیس ہو تی اس کی اہمیت ہو
 تی یا نہیں ہو تی آپ لوگ اس سلسلہ میں آئے ہو اچھا فیس بھی کوئی
 ایسی نہیں ہے خدانخواستہ کوئی آپ کے جی اچھے پیر صاحب ہیں انہوں نے تو
 اتنی فیس لے لی اتنے تو ہمارے گھر میں روٹی نہیں پکتی لیکن قیمت حضور قلندر
 بابا اولیاء فرمایا کرتے تھے ویلیو ہو نی چاہئے اب یہ اولیاء اللہ تھے ابھی بھی
 ہیں چالیس، چالیس، چالیس سال اپنے پیرو مرشد کی خدمت کرتے تھے
 کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے؟ پانی بھر تے تھے یہ خواجہ غریب نواز چشتی رحمۃ
 اللہ نہ چالیس سال خانکے کا پانی بھرا ہے اور چالیس سال پیر خانہ میں رہے دن
 رات اور چالیس سال کے بعد انہوں نے بلا یا پیر صاحب نے ان کے حضرت عثمان
 ہارونی نے بلا یا اور انہوں نے کہا بھئی تمہیں کتنے دن ہوئے انہوں نے کہا جی
 میں تو جوان آیا تھا بوڑھا ہو گیا اب کیا ارادہ ہے بس کچھ نہیں ارادہ کیا ہو گا
 میں یہ ہمارے ہوں گا آپ کی خدمت کروں گا اور کوئی غرض نہیں اچھا وہ خوش
 ہو گئے اس بات پر اور دو انگلیاں کر کے کہ امعین الدین ان دو انگلیوں کے
 درمیان کیا دیکھتا ہے انہوں نے کہا حضور اٹھا رہے ہزار عالمین دیکھ رہے ہوں
 انہوں نے کہا دلی چلے جائو چالیس سال حضور قلندر بابا اولیائے مجھ سے فرمایا
 میں نے پوچھا اتنا بڑا درجہ اللہ نے آپ کو دیا کہا نہیں وہ تو اللہ کی مہربانی ہے
 حضور پاک کی عنایت ہے لیکن خواجہ صاحب میں نے چالیس سال نیز کے
 ہاشم میں گزارے نیز کا کیا مطلب جس میں آدمی مر جاتا ہے نیز اس تکلیف
 کو کہتے ہیں کہ جس میں آدمی مر جاتا ہے بس یعنی اس سے زیادہ کوئی
 تکلیف نہیں انہوں نے فرمایا چالیس سال نیز کے نہ مال میں گزری میں نے اللہ
 کی مہربانی ہو گئی وہیں بھی آپ دیکھیں آپ اپنے بچوں کو تعلیم دلواتے ہیں
 آپ کو کتنی تکلیف ہو تی صبح سویرے اٹھنا بچوں کو یونیفارم پہنانا، ناشتہ
 کرنا، ناشتہ دینا، اسکول چھوڑ کر آنا پھر لیکر آنا بچے تو نہیں جانا چاہتے بچارے وہ
 تو روتے ہیں صبح اٹھنے سے جاتے ہوئے تو کیا روحانیت کی اتنی بھی قیمت نہیں
 لگائیں گے آپ جتنی ایک بچے کو اسکول میں بھجنے کے لئے لگا تے ہیں اگر قیمت
 نہیں لگائیں گے تو مجھے یہ بتائو پھر بیت ہو نہ کی کیا ضرورت ہے کیا ضرورت
 تھی آپ کو خاما خاں اپنے گلے میں پٹا ڈالا ہم مرید ہیکچہ سیکھو خدا کے لئے کچھ
 سیکھو مرید جو یہ پیرو مرشد ہو تے ہیں نہ یہ ہمیشہ نہیں بیٹھ رہتے ہیں
 کوئی نہیں بیٹھتا وہ مر جاتا ہے میں تو ابھی مر گیا تھا آپ لوگوں کی دعائوں

سہ قربانیوں سہ پھر زندہ ہو گیا اگر میں مر جا تا تو مجھ مرے ہوئے ایک سال
ایک مہینہ ہو گیا ہوتا نہ میں آپ کو بات سناتا نہ آپ میری بات سنتے اللہ
تعالیٰ کے انعامات سہ فائدہ اٹھائو کوشش کرو جو اقراض و مقاصد میں وہ پورے
ہوں اسباق پوری پابندی سہ اپنے پڑھو جو علوم اللہ تعالیٰ مجھ اور آپ کو
رسول اللہ کے علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ میں دین و
دنیا کی ساری نعمتیں عطا فرمائے ربنا اتنا فی دنیا حسنہ...وصلیٰ تعالیٰ علی خیر
...السلام و علیکم ورحمتہ اللہ...اختتام

★★★★★★